محافظ مقصد حسینؑ

مجاہد ملت مولانا حسن ظفر نقوی اجتہادی (پاکستان)

امام زین العابدین۔ کا اسم مبارک آتے ہی ذہن میں ایک بیمار اور لاغر وناتواں اور لاچار شخص کا تصور ابھرنے لگتا ہے۔ ایک ایسی ہستی جو انتہائی مجبوری کی حالت میں ہر ظلم سہنے پر مجبور تھی۔ امامؑ سجاد کے بارے میں یہ تصور خود ان کی ذات پر ایک بہت بڑا ظلم ہے۔ یہ درست ہے کہ مشیت الٰہی کے تحت آپ واقعۂ کربلا، خاص طور پر روز عاشورا حالت مرض میں تھے۔لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ ساری زندگی مریض رہے۔ اور کوئی مجاہدانہ کام انجام نہ دیا۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ روز عاشورا بھی آپ پر اللہ کی مصلحت کے پیش نظر اگر مرض طاری نہ ہوتا تو آپ اپنے چچا عباس علمدارؑ اور بھائی علی اکبرؑ کی طرح شجاعت کے جوہر دکھاتے۔

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اگر آپ بھی اپنے بابا، چچا اور بھائی کی طرح داد شجاعت دکھا کر جام شہادت نوش فرما لیتے تو پھر جناب سید الشہداء کے مشن کو جس طرح جناب سید الشہداء چاہتے تھے کون آگے لے کر بڑھتا۔

ہمیں ذہن میں رکھنا چاہئے کہ تاریخ میں کئی مقامات پر جناب سید سجادؑ نے اس بات کی تکرار کی ہے کہ ان کے لئے میدان کربلا میں لڑ کر جان دے دینا آسان تھا۔ مگر سر برہنہ رسولؐ زادیوں کے ساتھ بازاروں میں جانا کہیں مشکل۔ یہ مشکل وہ مشکل تھی اور یہ امتحان وہ امتحان تھا جس کے لئے کائنات کے پروردگار کی نگاہ انتخاب امام زین العابدینؑ پر پڑی۔

اگر تفصیل کا موقع ہوتا تو ہم عرض کرتے کہ جو امتحان جناب سید سجاد - کو کوفہ وشام کے بازاروں میں دینا پڑا اس سے کہیں کم درجہ کے امتحان جب انبیاء کے سامنے آئے تھے تو ان کے ضبط کے بندھن ٹوٹ جاتے تھے اور وہ بارگاہ رب العزت میں چلا اٹھے تھے کہ پروردگار اب ہمارے امتحان کو ختم کردے۔لیکن ہمیں پوری تاریخ کربلا میں کہیں نہیں ملتا کہ کسی بھی مقام پر چوتھے امامؑ نے اللہ کی بارگاہ میں اپنے اوپر ہونے والے مظالم کی شکایت کی ہو بلکہ ہر مقام پر اللہ کا شکر ادا کرتے نظر آتے ہیں۔

آخر اس امتحان کی ضرورت کیا تھی؟ جناب سید سجادؑ پر پڑنے والی ان مصیبتوں سے دین کو کیا فائدہ پہنچا؟ ان سوالات کا جواب جتنا مشکل نظر آتا ہے اتنا ہی آسان ہے۔ ہم اپنے نوجوانوں کے لئے انتہائی مختصر اور سادہ الفاظ میں ان سوالات کا جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ سوائے مدینے اور کوفہ کے اس وقت کی ساری اسلامی مملکت میں تمام وسائل اور ذرائع ابلاغ حکومت وقت کے تحت اور قبضے میں تھے۔ ذرائع ابلاغ سے مراد مساجد اور دیگر عمومی اجتماعات کی جگہیں۔ ان تمام

وسائل اور ذرائع کو زبردست طریقے سے صرف اس مقصد کے لئے استعمال کیا جارہا تھا کہ نعوذ باللہ امام حسینؑ اور ان کے خاندان کے لوگ حکومت کی خاطر مملکت اسلامی میں فتنہ ایجاد کررہے ہیں (اگرچہ حقیقت یہی ہے کہ حکومت امام حسینؑ ہی کا حق تھا، مگر امام کبھی بھی اپنے اس حق کے لئے ظلم وستم یا ناجائز ذرائع کا استعمال نہیں کرتا جیسے مولائے کائنات علی ابن ابی طالبؑ نے ابوسفیان کے لشکر مہیا کرنے کی پیشکش کے باوجود گھر بیٹھنے کو ترجیح دی تھی) نعوذ باللہ امام حسینؑ ایک باغی کے بیٹے ہیں، امام حسینؑ خاندانی دشمنی کی بنا پر جنگ کے لئے نکلے ہیں۔ امام حسینؑ کے ساتھ بے دین لوگوں کی ایک مختصر سی جماعت ہے۔ یہ ہے ان الزامات کا خلاصہ جن کا پروپیگنڈہ سارے عالم اسلام میں کیا جارہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ نواسۂ رسولؐ اپنے بہترین انصار سمیت کربلا میں شہید کردیئے گئے اور عالم اسلام میں کوئی تحریک نہ اٹھی۔

اب ضرورت تھی اس بات کی کہ امام حسینؑ کی قربانی کو دنیا کے سامنے لایا جائے۔ اور لوگوں کے سامنے حقیقت حال بیان کی جائے۔ آپ تصور کرسکتے ہیں کہ یہ کام کتنا مشکل ہوسکتا تھا۔

سارے عالم اسلام کا دورہ کرکے یہ پیغام لوگوں تک پہنچانا یزید ملعون کے دور حکومت میں کسی بھی فرد کے لئے ممکن نہ تھا۔ اس لئے امام حسینؑ نے یہ ذمہ داری اپنے بیٹے امام زین العابدینؑ اور اپنی ہمشیرہ جناب زینب = کے سپرد کی۔ جناب ثانئ زہراؑ کے بارے میں ہم پھر کسی وقت الگ باب قائم کریں گے۔ اس وقت ہمارا مقصد جناب سید سجادؑ کی ذمہ داری پر روشنی ڈالنا ہے۔ اب آپ کے لئے کچھ کچھ واضح ہوتا جارہا ہوگا کہ کیوں مشیت الٰہی کے تحت چوتھے امامؑ کا بیمار رہنا ضروری تھا تاکہ ظالم اپنے زعم باطل میں آپ کو اسیر بنا کر معاذ اللہ آپ کی ہتک کی خاطر شہر بہ شہر پھرائے۔ اور آپؑ ظالم کے اس حربے کو اسی پر پلٹادیں۔ آپ نے اپنی اسیری سے وہ کام لیا جو کوئی دوسرا نہ لے سکتا تھا۔ آپ جس شہر سے گذرے وہاں آپ نے نہ صرف یہ کہ اپنا مکمل تعارف کرایا بلکہ ان وجوہات کو بھی بیان کرتے چلے گئے جن کی بناء پر آپ کے بابا یعنی امام حسینؑ کی شہادت واقع ہوئی تھی۔ آپ ہر شہر، ہر بازار اور ہر دربار میں یزیدیت کو رسوا کرتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ سارے عالم اسلام میں جو یزید کے کردار کو نہیں جانتا تھا وہ بھی جان گیا اور یزید کے خلاف نفرت کے لاوے میں تبدیل ہوگئی۔ اور گھبرا کر یزید نے خاندان رسالت کے اسیروں کو رہائی دے دی۔ اور کل تک واقعۂ کربلا کا پروپیگنڈہ کرنے والا یزید پریشانی کے عالم میں یہ کوششیں کرنے لگا کہ کسی طرح لوگوں کے سامنے واقعۂ کربلا بیان نہ ہو۔

لیکن چوتھے امامؑ اپنی ذمہ داری پوری کرچکے تھے۔ اور واقعۂ کربلا کے تھوڑے دنوں بعد ہی یزید کے خلاف بغاوتیں بھڑکنا شروع ہوگئیں یہاں تک کہ مدینے کا واقعۂ حرّہ وجود میں آیا یہ چوتھے امامؑ ہی کا کارنامہ ہے کہ آپ نے یزید اور اس کے حامیوں کو قیامت تک کے لئے ساری انسانیت کے سامنے برہنہ کرکے رسوا کردیا۔ اور ان کے ناموں کو داخل دشنام کردیا۔

❁❁❁